کا ترجمہ ہے۔ کتاب کا نام داعی کا منصب زیادہ مناسب ہوتا۔

کتاب ایک خاص پس منظر میں لکھی گئی ہے۔ مصر میں اخوان پر جس طرح ظلم وستم ڈھایا گیا، قریبی زمانے میں اس کی مثال ملنا مشکل ہے۔ اس کے نتیجے میں اخوانی نوجوانوں میں ردعمل پیدا ہوا اور وہ یہ سوچنے پر مجبور ہوئے کہ کلمۂ توحید کا اقرار کرنے اور خدا اور آخرت کو ماننے والے دین اسلام کے پیروؤں پر اتنے ظلم وستم کیوں روا رکھے جاتے اور اتنی سخت سزائیں کیوں دی جاتی ہیں۔

کتاب کے ابتدائی مخاطبین اخوان کے وہ رفقا و کارکنان تھے جو ابتلا و آزمایش سے گزرے۔ اس کتاب میں الٰہ، رب، عبادت، دین، کفروشرک، ارتداد، منافقت، حاکمیت الٰہی اور تقاضے، جہالت، خطا، اور اکراہ، طاغوت کا مفہوم اور فہم دین کا طریق کار کو موضوع بنایا گیا ہے۔ اسلامی حکومت کا قیام ضرورت، تقاضے، اسلامی جماعت کی شرعی حیثیت، فرائض، حقوق، فرد کی ذمہ داری اور اطاعتِ امر کے ساتھ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی ضرورت، طریق کار اور قوت کا استعمال اور داعی دین کی ذمہ داریوں پر تفصیلی بحثیں موجود ہیں جن پر نہایت عمدگی کے ساتھ اظہار خیال کیا گیا ہے۔ داعیان دین کے لیے یہ ایک اہم اور قیمتی دستاویز ہے۔ (عمران ظہور غازی)

اُردو کا دینی ادب، پروفیسر ہارون الرشید۔ ناشر: میڈیا گرافکس، ۹۷-۷، اے، سیکٹر اے-۱۱، نارتھ کراچی-۷۵۸۵۰۔ فون: ۳۷۳۸۶۰۷-۰۳۳۳۔ صفحات: ۴۸۸۔ قیمت: ۵۰۰ روپے۔

زیرنظر کتاب کے دیباچہ نگار اے خیام کے الفاظ میں: ''اُردو کے جدید نثری ادب کا احاطہ کوئی آسان کام نہیں''۔ پروفیسر ہارون الرشید نے (جو نیاز فتح پوری کے دینی افکار کے عنوان سے ایک قابلِ قدر کتاب لکھ چکے ہیں) جدید نثری ادب کی تاریخ لکھنے کے مشکل، نازک اور پیچیدہ کام میں ہاتھ ڈالا مگر اس ذمہ داری سے کامیابی کے ساتھ عہدہ برآ نہیں ہوسکے۔ یہاں ہم پھر اے خیام کے الفاظ مستعار لیتے ہیں کہ اکثر کتابیں یا تو: ''سرسری طور پر لکھی گئی ہیں یا پھر ایک سی باتیں دہرائی جاتی رہی ہیں۔ کچھ کتابیں ایسی بھی ملیں گی جن کے مرتبین نے تحقیق اور مطالعے کے بجائے محض تلخیص اور تقلید سے کام لیا ہے''۔

مصنف کا زاویۂ نظر (تنقیدی جائزوں میں اخلاقیات اور ادیب کے ذہن کو نظرانداز نہیں